140457 ـ مطلقہ عورت کا خاوند کو دیے ہوئے مال کی واپسی کا مطالبہ کرنا

سوال

ایک سائلہ عورت کہتی ہے کہ:
اس نے ساڑھے پانچ برس سے ایک شخص کے ساتھ شادی کی اور اس عرصہ میں خاوند نے اس کے ساتھ کوئی محبت و مودت ظاہر نہ کی، اس لیے ان کے ازدواجی تعلقات طلاق ہونے پر ختم ہو گئے، اور اب یہ عورت اپنے خاوند سے درج ذیل مطالبات کرتی ہے:
وہ کہتی ہے کہ اس کے خاوند اور سسر نے اس کے نام پر بنک سے قرض لیا تھا، اور اقرار کیا تھا کہ وہ یہ قرض خود ادا کرینگے، یہ مشکل تو حل ہو گئی. دوسرا مطالبہ جس کے متعلق سوال بھی ہے وہ یہ کہ: شادی والے دن اس کے والدین نے اسے مہر کا کچھ حصہ دیا تھا جو اس نے گھر کو سنوارنے میں صرف کر دیا، اور کچھ شادی کے اخراجات میں لگا دیا، اور طلاق ہونے کے بعد وہ مہر کا مطالبہ کر رہی ہے کہ وہ اسے اس کا معاوضہ دے لیکن خاوند اس کا انکار کرتا ہے.
حالانکہ اس نے وہ سونا بھی چھوڑ دیا ہے جو اسے شادی پر دیا گیا تھا، اور اس نے سارا سامان اور ہر چیز خاوند کے گھر میں ہی چھوڑ دی اور خالی ہاتھ میکے چلی آئی، لیکن خاوند انکار کرتا اور کہتا ہے کہ: اس کے پاس اس کی ادائیگی کے لیے کافی مال نہیں ہے، خاص کر جبکہ اس نے بنک کا قرض ادا کرنا ہے.
حالانکہ بنک سے لیے گئے قرض سے وہ اور اس کے والدین نے ہی فائدہ حاصل کیا ہے، اور یہ بھی صحیح نہیں کہ میرے حقوق دینے کے لیے اس کے پاس مال نہیں؛ کیونکہ وہ ملازم ہے اور اس کی اپنی کمپنی بھی ہے، اور اس کے علاوہ بھی کئی ایک سرمایہ کاری بھی کر رکھی ہے.
عورت کا کہنا ہے کہ: اس کے باوجود کہ میں نے یہ سارا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے وہی مجھے اس کا عوض دے گا، لیکن میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ میرے حقوق کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

طلاق بائن والی عورت کو طلاق کے بعد درج ذیل حقوق حاصل ہونگے:

1 ـ المتع: یعنی فائدہ یہ وہ مال یا سامان ہے جو خاوند اپنی بیوی کو طیب خاطر کے لیے ادا کرتا ہے؛ کیونکہ اللہ

عزوجل کا فرمان ہے:

اور تم انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچاؤ خوشحال اپنے اندازے سے اور تنگدست اپنی طاقت کے مطابق دستور کے مطابق اچھا فائدہ دے بھلائی کرنے والوں پر لازم ہے البقرة (236).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

طلاق واليوں كو اچھى طرح فائدہ دينا پرہيزگاروں پر لازم ہے البقرة (241).

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (126281) كے جواب كا مطالعہ كريں.

2 - مہر مؤجل: اگر اتفاق ہوا ہو كہ كچھ مہر بعد ميں ديا جائيگا.

3 - شخصى قرضے: ہو سكتا ہے وہ قرضے ازدواجى زندگى ميں بيوى كى جانب سے خاوند كو ديے گئے ہوں.

دوم:

اور بيوى نے جو مال خاوند كو ديا يا پھر گھر كا سامان خريدنے ميں صرف كيا تو اس كى كئى حالتيں ہيں:

1 - يہ مال خاوند كو بطور قرض ديا گيا ہو، تو اس صورت ميں خاوند كو يہ مال واپس كرنا واجب ہوگا.

2 - يہ مال راضى و خوشى خود بطور ہبہ اور عطيہ خاوند كو ديا گيا ہو، يا پھر اس نے گھر ميں ركھا ہو تو اس مال كى واپسى لازم نہيں، بلكہ اس كو واپس كرنے كا مطالبہ بھى حرام ہے.

مزيد آپ سوال نمبر (75056) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

- وہ مال اس نے خاوند كو راضى خوشى نہ ديا ہو - يا پھر گھر ميں ركھا - بلكہ خاوند كے ڈر سے ديا ہو كہ كہيں وہ اس كے ساتھ اچھا سلوك نہ كرے، يا اس خوف سے كہ اگر مال نہ ديا تو خاوند اسے طلاق دے دےگا، تو خاوند كو چاہيے كہ وہ يہ مال بيوى كو واپس كرے، اور اگر اس كو واپس كرنا واجب كہا جائے تو بھى غلط نہيں بلكہ صحيح ہوگا.

شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب بيوى خاوند كو اپنا فالتو سونا اور زيور دے تو يہ عطيہ ہوگا، اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اگر وہ تمہيں اس مہر ميں سے كچھ ہبہ كر ديں تو تم اسے ہنسى خوشى كھاؤ النساء (4).

جب وہ یہ ہنسی خوشی دے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ اسے بطور قرض دے تا کہ وہ اس سے اپنی ضرورت پوری کر لے اور بعد میں اسے واپس کرے تو جب بھی آسانی ہو اس کو یہ واپس کرنا واجب ہوگا، اس نے جو کچھ اس سے لیا ہے وہ اسے واپس ضرور کرے...

حتی کہ اگرچہ اس نے وہ اسے قرض نہ بھی دیا ہو لیکن بطور معاونت دیا ہو تو جب آسانی ہو وہ اس سے لیے ہوا مال واپس کرے تو یہ افضل و بہتر ہے، اور مکارم اخلاق میں شامل ہوتا ہے، اور یہ اس کا اچھا بدلہ ہوگا، لیکن اگر بیوی کی جانب سے راضی و خوشی عطیہ ہو تو اسے واپس کرنا لازم نہیں.

لیکن اگر وہ اس سے شرما جائے یا پھر اس کے شر سے خوفزدہ ہو کہ وہ اسے طلاق دے دےگا تو اس لیے مال خاوند کو دیا تو اولی و بہتر یہی ہے کہ جب بھی آسانی ہو وہ مال واپس کرے، چاہے بیوی نے کچھ بھی نہ کہا ہو اسے واپس کرنا چاہیے کیونکہ اس نے اس لیے دیا کہ وہ اس کے مکر و شر سے ڈر رہی تھی، یا پھر اسے طلاق کا خدشہ تھا، اور یہ بہت ساری عورتوں سے ہوتا ہے، اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ مکارم اخلاق کا مظاہرہ کرے اور جب بھی آسانی ہو اس سے لیا ہوا مال واپس کر دے " انتہی

فتاوی الشیخ ابن باز (19 / 12).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کا نعم البدل دے اور آپ کو نیك و صالح خاوند عطا فرمائے.

واللہ اعلم .